Studybeesofficial

Where Minds Pollinate

Full Urdu Grammar Handwritten Neatly in one pdf

گرامر

Follow Our Socials

studybeesofficial

studybeesofficialpak

studybeesofficialpak

اُردو گرامر

حنا افتخار

Studypeesofficial

file will be removed if owner requests

credits: Hina Iftikhar

CamScanner

اُردو ادب

اردو ادب پر مشتمل ادب، اردو ادب کہلاتا ہے۔ جس میں نثر شاعری دونوں شامل ہیں۔ نثر کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

- افسانوی ادب
- غیر افسانوی ادب

اسی طرح شاعری میں نظم اور غزل شامل ہیں۔

افسانوی ادب کے اقسام

- داستان
- ناول
- افسانہ
- ڈرامہ

غیر افسانوی ادب کے اقسام

- انشائیہ
- مضمون

Studybeesofficial

CS CamScanner

- مکتوب نگاری
- سفرنامہ
- سوانح عمری
- آپ بیتی
- روز نامہ
- مکالہ
- مقالہ
- تبصرہ
- تنقید
- تحقیق
- تنز و مزاح

اصناف سخن

- نظم
- رباعی
- مرثیہ
- مثنوی
- قصیدہ

Studybeesofficial

CamScanner

- مناجات
- منقبت
- حمد
- نعت

نظم کی اقسام:

- آزاد نظم
- پابند نظم
- نظم معرا
- سانیٹ (سونیٹ)
- ہائیکو

Studybeesofficial

CS CamScanner

افسانوی ادب کے اقسام

داستان:

داستان ایک قدیم اور صنف ادب ہے جس میں طویل اور دلچسپ قصے یا حکایات بیان کی جاتی ہیں۔ اس میں عموماً خیالی یا نیم خیالی کردار، حیرت انگیز واقعات، عشق و محبت کی داستانیں، بہادری کے کارنامے، اور عبرت انگیز حکایات شامل ہوتی ہیں۔ داستان کا مقصد صرف تفریح فراہم کرنا نہیں ہوتا بلکہ اس کے ذریعے اخلاقی سبق، سماجی اقدار، اور انسانی تجربات کو بھی پیش کیا جاتا ہے۔

خصوصیات:

- طوالت: کہانیاں عموماً بہت لمبی ہوتی ہیں۔
- خیالی اور غیر معمولی واقعات کی شمولیت
- کرداروں میں بادشاہ، وزیر، جادوگر، شہزادے، شہزادیاں وغیرہ۔
- محبت، جنگ، جادو، مہم جوئی اور نصیحت آمیز پہلو

مثالیں:

- داستان امیر حمزہ
- طلسم ہوشربا

ناول:

ناول ایک ادبی صنف ہے جس میں طویل اور مربوط نثری کہانی پیش کی جاتی ہے۔ اس میں کردار، ان کے جذبات، مسائل، حالات زندگی اور معاشرتی رویوں کو حقیقت کے قریب تر انداز میں بیان کیا جاتا ہے۔ ناول زندگی کے مختلف پہلوؤں کو گہرائی کے ساتھ دکھاتا ہے اور قاری کو سوچنے

studybeesofficial

6 5

پر مجبور کرتا ہے۔

خصوصیات:

- طوالت: ناول مختصر کہانی یا افسانے سے بڑا ہوتا ہے۔
- حقیقت نگاری: کردار اور واقعات زیادہ تر حقیقی زندگی سے قریب ہوتے ہیں۔
- کردار نگاری: کرداروں کی نفسیات، عادات اور ارتقا پر خاص توجہ دی جاتی ہے۔
- معاشرتی عکاسی: ناول میں اس دور کے سماجی، سیاسی اور اخلاقی حالات کی جھلک ملتی ہے۔
- کئی موضوعات: محبت، غربت، سیاست، اخلاقیات، جنگ یا انسانی رشتے وغیرہ

اردو کے مشہور ناول:

- امراؤ جان ادا (مرزا ہادی رسوا)
- آبِ حیات (محمد حسین آزاد)
- آگ کا دریا (قرۃ العین حیدر)

افسانہ:

افسانہ ایک مختصر نثری کہانی ہے جس میں زندگی کے کسی ایک پہلو، مسئلے یا کردار اور جامعیت کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔ اس کی طوالت ناول سے کم ہوتی ہے لیکن اثرانگیزی زیادہ ہوتی ہے۔ افسانہ قاری کو سوچنے پر مجبور کرتا ہے اور کم الفاظ میں گہرائی تاثر چھوڑتا ہے۔

خصوصیات:

- اختصار: افسانہ چھوٹا اور جامع ہوتا ہے۔
- واحد تاثر: ایک ہی واقعے یا خیال پر مبنی ہوتا ہے اور قاری پر

Studybeesofficial

CamScanner

گہرا اثر ڈالتا ہے۔

- حقیقت نگاری: کردار اور واقعات عموماً حقیقی زندگی کے قریب تر ہوتے ہیں
- پیغام: افسانہ اکثر کوئی اخلاقی، سماجی یا نفسیاتی پہلو اجاگر کرتا ہے۔
- اثر انگیزی: کم وقت میں قاری پر دیرپا اثر چھوڑتا ہے۔

اردو کے مشہور افسانہ نگار:

- منٹو، پریم چند، بیدی، انتظار حسین، قرۃ العین حیدر وغیرہ۔

ڈرامہ:

ڈرامہ ادب کی ایک اہم صنف ہے جسے اسٹیج پر اداکاری کے ذریعے پیش کیا جاتا ہے۔ یہ نثر یا نظم دونوں شکلوں میں ہو سکتا ہے لیکن بنیادی طور پر مکالمے (Dialouge) پر مبنی ہوتا ہے۔ ڈرامے میں کرداروں کے مکالمے اور عمل (Action) کے ذریعے کہانی کو پیش کیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد تفریح کے ساتھ ساتھ سماجی، اخلاقی یا جذباتی پہلوؤں کو اجاگر کرنا بھی ہوتا ہے۔

خصوصیات:

- مکالمہ نگاری: ڈرامہ زیادہ تر مکالموں پر مشتمل ہوتا ہے۔
- منظر نگاری: واقعات کو مناظر (Acts and Scence) (Scenes) میں تقسیم کیا جاتا ہے
- اداکاری: اسٹیج پر کرداروں کے ذریعے پیش کیا جاتا ہے۔
- حقیقت نگاری: کردار اور حالات زندگی سے قریب ہوتے ہیں۔
- اثر انگیزی: براہِ راست دیکھنے والوں کے دل و دماغ پر اثر ڈالتا ہے۔

studybeesofficial

CS CamScanner

ڈراموں کی اقسام:

- المیہ (Tragedy)
- طربیہ (Comedy)
- تاریخی ڈرامہ
- سماجی ڈرامہ
- رومانی ڈرامہ

اردو کے مشہور ڈرامہ نگار:

- آغا حشر کشمیری، اشفاق احمد، بانو قدسیہ، الو مقصود وغیرہ۔

غیر افسانوی ادب کے اقسام

انشائیہ:

انشائیہ اردو ادب کی ایک دلچسپ اور خوبصورت صنف ہے جس میں کسی بھی موضوع پر ہلکے پھلکے دلچسپ، شگفتہ اور بے تکلف انداز میں اظہار خیال کیا جاتا ہے۔ اس میں نہ افسانے جیسی کہانی ہوتی ہے، نہ ڈرامے کی طرح مکالمے، بلکہ یہ ایک آزاد اور تخلیقی نثری صنف ہے۔ انشائیہ میں مصنف اپنے خیالات، مشاہدات اور تجربات کو شوخی تحریر، مزاح، طنز اور ہلکی پھلکی باتوں کے ساتھ بیان کرتا ہے۔

studybeesofficial

CamScanner

خصوصیات:

- شوخی و شگفتگی: انداز تحریر دل چسپ اور مزاحیہ ہوتا ہے۔
- آزادانہ اظہار: انشائیہ نگار کسی قاعدے یا اصول کا پابند نہیں ہوتا۔
- مختصر اور جامع: انشائیہ عام طور پر چھوٹا ہوتا ہے۔
- فکری گہرائی: بظاہر ہلکی پھلکی تحریر ہوتی ہے لیکن اس میں گہری بات یا فکر چھپی ہوتی ہے۔
- ادبی رنگ: زبان و بیان میں چاشنی اور ادبی حسن پایا جاتا ہے۔

مشہور انشائیہ نگار:

ابوالکلام آزاد، کرنل محمد خان، شوکت تھانوی وغیرہ۔

مضمون:

مضمون نثر کی ایک صنف ہے جس میں کسی خاص موضوع پر سنجیدہ اور باضابطہ انداز میں معلومات، دلائل اور خیالات کو ترتیب وار بیان کیا جاتا ہے۔ مضمون کا مقصد قاری کو کسی موضوع کے بارے میں علم دینا، قائل کرنا یا کسی خیال کی وضاحت کرنا ہوتا ہے۔ یہ انشائیہ کی طرح ہلکا پھلکا نہیں بلکہ زیادہ سنجیدہ اور منظم ہوتا ہے۔

خصوصیات:

- موضوع کی پابندی: موضوع ہمیشہ کسی خاص عنوان کا ہونا لازمی ہے۔
- ترتیب و تنظیم: تمہید، درمیانی حصہ اور اختتام پر مشتمل ہوتا ہے۔

studybeesofficial

CS CamScanner

10

9

• سنجیدہ اسلوب: انداز تحریر رسمی اور باضابطہ ہوتا ہے۔

• معلوماتی و تحقیقی پہلو: مضمون میں علم، تحقیق یا دلیل شامل ہوتی ہے۔

• اقسام:

* شخصی مضمون
* معلوماتی یا سائنسی مضمون
* تحقیقی مضمون
* ادبی مضمون

مثال:

• تعلیم کی اہمیت
• قائداعظم کی زندگی
• سائنس کے کرشمے

مکتوب نگاری:

مکتوب نگاری (خطوط نویسی) نثر کی ایک صنف ہے جس میں خیالات، جذبات یا پیغام کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے خط لکھا جاتا ہے۔ قدیم زمانے میں مکتوب نگاری لوگوں کے درمیان رابطے کا سب سے اہم ذریعہ تھا۔ اس میں زبان و بیان کی سادگی، خلوص اور تاثیر دہندگی کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے۔

خصوصیات:

• رابطے کا ذریعہ
• سادگی اور خلوص
• موضوع کی مناسبت

Studybeesofficial

CS CamScanner

اقسام:

ذاتی خط: والدین، دوست، رشتہ دار کو
سرکاری خط: دفاتر یا اداروں کو
ادبی خط: ادیبوں اور شعراء کے خطوط

اردو کے مشہور مکتوب نگار:

سر سید احمد خان، مرزا غالب، پطرس بخاری، اکبر الٰہ آبادی

سفرنامہ:

سفرنامہ نثر کی ایک صنف ہے جس میں مصنف اپنے سفر کے مشاہدات، تجربات، حالات اور محسوسات کو بیان کرتا ہے۔ یہ صرف راستے یا مناظر کی روداد نہیں بلکہ وہاں کی تہذیب، ثقافت، زبان، رہن سہن اور لوگوں کے رویوں کی جھلک بھی پیش کرتا ہے۔ سفرنامہ عموماً دلچسپ، معلوماتی اور ادبی رنگ لیے ہوتا ہے۔

خصوصیات:

- مشاہدہ و تجربہ
- دلچسپی
- معلومات
- ادبی حسن
- ثقافتی عکاسی

اردو کے مشہور سفرنامے:

سفرنامہ ابن بطوطہ، سفر یورپ، سفرنامہ روم و مصر و شام، آبِ کوثر وغیرہ۔

Studybeesofficial

CS CamScanner

1 12 11

سوانح عمری:

سوانح عمری نثر کی ایک اہم صنف ہے جس میں کسی شخصیت کی پوری زندگی کے حالات اور کارنامے تفصیل سے بیان کیے جاتے ہیں۔ اس میں پیدائش سے لے کر وفات تک کے حالات تعلیم و تربیت، عادات و اطوار، خدمات، کامیابیاں، ناکامیاں اور دور کے سماجی و تاریخی پس منظر کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ قاری اس شخصیت کی زندگی سے سبق اور رہنمائی حاصل کرے۔

خصوصیات:

- حقیقت پر مبنی
- ترتیب
- کردار نگاری
- سبق آموزی
- اقسام

* خود نوشت سوانح عمری: مصنف اپنی زندگی لکھتا ہے۔
* غیر خود نوشت: کسی اور شخصیت کی زندگی پر لکھی جائے۔

اردو کی مشہور سوانح عمریاں:

- آب حیات: محمد حسین آزاد
- حیات جاوید: مولانا حالی (سرسید کی سوانح عمری)
- یادوں کی بارات: جوش ملیح آبادی کی خود نوشت
- زرگزشت: سجاد ظہیر کی خود نوشت

Studybeesofficial

CS CamScanner

آپ بیتی:

آپ بیتی نثر کی ایک صنف ہے جس میں کوئی شخص اپنی زندگی کے حالات خود بیان کرتا ہے۔ اسے خود نوشت سوانح عمری بھی کہا جاتا ہے۔ آپ بیتی میں مصنف اپنی زندگی کے واقعات، تجربات، کامیابیوں ناکامیوں اور احساسات کو اپنی زبان میں لکھتا ہے۔ اس میں حقیقت پسندی لازمی ہوتی ہے اور مصنف اپنی ذات کو قاری کے سامنے کھول کر رکھ دیتا ہے۔

خصوصیات:

- ذاتی تجربات
- حقیقت پسندی
- اخلاص و سچائی
- سبق آموزی
- سوانح عمری سے فرق: سوانح عمری کسی اور کی لکھی ہوئی بھی ہو سکتی ہیں لیکن آپ بیتی ہمیشہ اپنی زندگی خود لکھی جاتی ہے۔

اردو کی مشہور آپ بیتیاں:

- یادوں کی بارات: جوش ملیح آبادی
- زرگزشت: سجاد ظہیر
- شہاب نامہ: قدرت اللہ شہاب
- خاکِ وطن: مولانا محمد حسین آزاد

Studybeesofficial

CS CamScanner

روزنامہ:

روزنامہ صحافت (جرنلزم) کی ایک صنف ہے۔ اس سے مراد وہ اخبار ہے جو روزانہ شائع ہوتا ہے اور لوگوں کو تازہ ترین حالات، ملکی و غیر ملکی خبریں، مضامین، کالم، اشتہارات اور اعلانات فراہم کرتا ہے۔ روزنامہ عام طور پر سیاسی، سماجی، ادبی، تجارتی، کھیلوں اور بین الاقوامی خبروں پر مشتمل ہوتا ہے۔

خصوصیات:

- تازہ خبریں
- مختلف شعبے
- عوامی رابطہ
- تشہیر و ابلاغ: اشتہارات، اعلانات اور عوامی پیغامات بھی شامل ہوتے ہیں۔

پاکستان کے مشہور روزنامے:

روزنامہ جنگ، روزنامہ نوائے وقت، روزنامہ ڈان، روزنامہ ایکسپریس

مقالہ:

مقالہ نثر کی ایک سنجیدہ، تحقیقی اور علمی صنف ہے۔ یہ عام طور پر کسی خاص علمی، سائنسی، ادبی یا سماجی موضوع پر لکھا جاتا ہے۔ مقالے میں مصنف اپنے دلائل، حوالہ جات اور تحقیق کے ذریعے موضوع کو تفصیل سے واضح کرتا ہے۔ یہ صنف زیادہ تر علمی رسائل، جرائد اور تعلیمی اداروں میں تحقیق کے طور پر لکھی جاتی ہے۔

studybeesofficial

CS CamScanner

خصوصیات:

- تحقیقی پہلو
- منظم انداز
- سنجیدگی
- معلوماتی

اقسام:

- سائنسی مقالہ
- تحقیقی مقالہ
- ادبی مقالہ
- تنقیدی مقالہ

مثلاً

موضوعات:

- اردو زبان کی ترقی میں پرنٹ میڈیا کا کردار
- ماحولیاتی آلودگی کے اثرات
- علامہ اقبال کا تصورِ خودی

تبصرہ:

تبصرہ نثر کی ایک ایسی صنف ہے جس میں کسی کتاب، مضمون، ڈرامے، فلم، تقریر یا کسی اور تخلیق پر اپنی رائے اور تاثرات کا اظہار کیا جاتا ہے۔ تبصرہ دراصل مختصر تنقید ہوتا ہے جس میں مصنف یا قاری اپنی پسند، ناپسند، خامیوں اور خوبیوں کو غیر جانبداری سے بیان کرتا ہے۔

studybeesofficial

CS CamScanner

خصوصیات:

• مختصر تنقید
• غیر جانبداری: منصفانہ انداز اپنانا
• خوبیوں اور خامیوں کا ذکر
• سادگی و وضاحت
• مقصد

مثال:

• کسی نئی کتاب پر تبصرہ: اس کا موضوع، انداز تحریر، خوبی اور کمی کا ذکر
• کسی فلم یا ڈرامے کا تبصرہ: اداکاری، کہانی اور پیغام کا جائزہ
• کسی تقریر پر تبصرہ: دلائل، انداز بیان اور اثر پذیری کا تجزیہ۔

* کسی تخلیق پر رائے + مختصر تنقید = تبصرہ

تنقید:

تنقید ادب کی وہ صنف ہے جس میں کسی ادبی تخلیق جیسے نظم، غزل، افسانہ، ناول، ڈرامہ وغیرہ کو اصول و ضوابط کی روشنی میں پرکھا اور جانچا جاتا ہے۔ اس کا مقصد صرف خامیوں کو ظاہر کرنا نہیں بلکہ خوبیوں کو نمایاں کرنا، قاری کو بہتر فہم دینا اور ادب کی رہنمائی کرنا ہے۔

خصوصیات:

• ادبی اصولوں کی روشنی میں جائزہ
• خوبیوں اور خامیوں دونوں کا ذکر
• تحقیقی و علمی انداز

Studybeesofficial

CS CamScanner

- ادبی اور قاری کی رہنمائی
- ادب کے معیار کا تعین

تنقید کی اقسام :

علمی تنقید : کسی خاص ادبی تخلیق کا جائزہ

اصولی تنقید : ادب کے اصول نظریات اور معیار پر گفتگو

اردو کے مشہور نقاد :

مولانا الطاف حسین حالی ، محمد حسین آزاد ، شبلی نعمانی ، فراق گورکھپوری ، محمد حسن عسکری وغیرہ ۔

تبصرہ رائے ہے جبکہ تنقید تحقیقی و اصولی جائزہ ہے ۔

تحقیق :

تحقیق نثر کی ایک سنجیدہ اور علمی صنف ہے ۔ اس میں کسی موضوع ، مسئلے یا سوال کو حقائق ، دلائل اور شواہد کی روشنی میں پرکھا اور جانچا جاتا ہے ۔ تحقیق کا مقصد کسی حقیقت کو دریافت کرنا ، نئے پہلو سامنے لانا یا کسی پرانے نظریے کو سچائی کی کسوٹی پر پرکھنا ہوتا ہے ۔

خصوصیات :

- سچائی کی تلاش
- منظم طریقہ
- دلائل اور شواہد
- علمی اسلوب
- نیا علم

Studybeesofficial

CS CamScanner

تحقیق کی اقسام:

- علمی تحقیق: ادب، تاریخ، مذہب وغیرہ
- سائنسی تحقیق: فطرت، سائنس سے متعلق
- سماجی تحقیق: معاشرتی مسائل
- تجزیاتی تحقیق: کسی نظریاتی یا شخصیات کے کام کا تجزیہ

مثالیں:

- حالی کا مقدمہ شعر و شاعری
- شبلی نعمانی کی سیرت النعمان
- ڈاکٹر جمیل جالبی کی تاریخ ادب اردو

تحقیق = سچائی کی کھوج + دلائل و شواہد کے ساتھ نتیجہ اخذ کرنا۔

طنز و مزاح:

اردو ادب کی ایک نہایت اہم اور دلچسپ صنف ہے۔ اس میں ہنسی مذاق، شگفتگی اور خوش طبعی کے ساتھ ساتھ معاشرتی برائیوں، انسانی کمزوریوں اور غلط رویوں پر تنقید بھی کی جاتی ہے۔ طنز و مزاح کا مقصد صرف ہنسانا نہیں بلکہ اصلاح بھی کرنا ہوتا ہے۔

مزاح:

- ایسا اسلوب جو قاری کو محض خوشی اور ہنسی فراہم کرے۔
- اس میں تنقید یا اصلاح کی گہرائی ضروری نہیں ہوتی۔
- ہلکے پھلکے لطیفے یا مزاحیہ مضامین۔

Studybeesofficial

CS CamScanner

طنز:

- دونوں کا حسین امتزاج
- ایسا اسلوب جس میں معاشرتی خرابیوں اور کمزوریوں پر تنقید کی جائے۔
- اس میں زبان نرم ہوتی ہے لیکن نشتر کی طرح اثر ڈالتی ہے۔
- مقصد قاری کو سوچنے پر مجبور کرنا اور اصلاح کی طرف مائل کرنا ہوتا ہے۔

طنز و مزاح:

- دونوں کا حسین امتزاج
- قاری کو ہنسانا بھی ہے اور حقیقت سے آگاہ بھی کرنا ہے۔
- اصلاحی پہلو زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔

خصوصیات:

- دل چسپ، رواں اور شگفتہ زبان
- قاری کو محظوظ کرنے کے ساتھ اصلاح کی دعوت
- مبالغہ اور ظرافت کا استعمال
- سماجی اور اخلاقی برائیوں پر پردہ اٹھانا۔

اردو کے مشہور طنز و مزاح:

- پطرس بخاری = پطرس کے مضامین
- کرنل محمد خان = بجنگ آمد
- شفیق الرحمٰن = کرن کہانی

مزاح = ہنسی اور دل لگی
طنز = تنقید اور اصلاح
طنز و مزاح = ہنسی بھی اور تنقید بھی۔

Studybeesofficial

CS CamScanner

اصنافِ سخن

نظم:

نظم شاعری کی ایک صنف ہے جس میں کسی ایک ہی موضوع، خیال یا جذبے کو ترتیب اور ربط کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔ نظم کی خاص بات یہ ہے کہ اس کا ہر شعر مرکزی خیال کے تابع ہوتا ہے اور مل کر ایک ہی تاثر پیدا کرتا ہے۔ اس میں واقعات، جذبات، مناظرِ قدرت، فلسفہ یا اخلاقی سبق سب کچھ بیان کیا جا سکتا ہے۔

خصوصیات:

- یک موضوعی
- ربط و تسلسل: اشعار آپس میں جڑے ہوتے ہیں۔
- موضوعات کی وسعت: قدرت، محبت، فلسفہ، اخلاق، تعلیم، سماج
- اثرانگیزی: قاری کے دل میں گہرا اثر پیدا کرتی ہے۔

اقسام:

- نظمِ آزاد
- پابند نظم
- رزمیہ نظم (جنگی)
- عشقیہ نظم
- تعلیمی و اخلاقی نظم

اردو کی مشہور نظمیں:

- لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری = علامہ اقبال
- حب الوطن = اکبر الہ آبادی

Studybeesofficial

CS CamScanner

مناجات:

مناجات شاعری کی وہ صنف ہے جس میں شاعر نہایت عاجزی انکساری اور محبت کے ساتھ اللہ سے دعا والتجا کرتا ہے۔ مناجات میں بندہ اپنے گناہوں کی معافی، رحمت و برکت کی طلب اور دنیا و آخرت کی بھلائی کیلئے دعا کرتا ہے۔ اس صنف کی اصل روح عاجزی دعا اور بندگی ہے۔

خصوصیات:

- اللہ سے براہِ راست خطاب
- عاجزی و انکساری
- عاجزانہ انداز
- روحانی کیفیت
- نظم و نثر دونوں میں ہو سکتی ہے لیکن زیادہ تر شاعری میں لکھی جاتی ہے۔

اردو میں مشہور مناجات نگار:

علامہ اقبال، مولانا حالی، اکبر الٰہ آبادی اور دیگر مذہبی شعراء۔

مناجات = دعا اور عاجزی پر مبنی شاعری جو بندے اور رب کے درمیان مکالمہ لگتی ہے۔

منقبت:

منقبت شاعری کی ایک مذہبی صنف ہے جس میں کسی ولی، بزرگ یا بالخصوص حضرت علیؓ اور اہل بیت اطہارؓ کی شان و فضیلت بیان کی جاتی ہے۔ منقبت میں عقیدت و احترام کے ساتھ ان ہستیوں کے اوصاف، کارناموں اور روحانی مرتبے کو اجاگر کیا جاتا ہے۔

studybeesofficial

CS CamScanner

خصوصیات:

- مذہبی رنگ
- موضوع
- عقیدت مندی
- روحانی کیفیت
- ہئیت

اردو کے مشہور منقبتی شعراء:

مولانا جامی، میر انیس، دبیر اور علامہ محمد اقبال

منقبت = اہل بیت یا اولیاء اللہ کی تعریف و عقیدت پر مبنی شاعری۔

آزاد نظم:

آزاد نظم اردو شاعری کی ایک جدید صنف ہے۔ اس میں روایتی شاعری (غزل یا پابند نظم) کی طرح مقررہ بحر، قافیہ اور ردیف کی پابندی نہیں کی جاتی، بلکہ خیالات کو آزادانہ اور رواں انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ شاعر اپنا موضوع، جذبات اور احساسات کو جس انداز میں چاہے بیان کر سکتا ہے۔

خصوصیات:

- قافیہ و ردیف کی پابندی نہیں ہوتی
- موضوع کی وسعت: سماجی، سیاسی، شخصی، فلسفیانہ
- اظہار کی آزادی
- سہل زبان
- نظمیت

Studybeesofficial

CS CamScanner

آزاد اور نثری نظم میں فرق :

آزاد نظم : بحر کا کچھ خیال رہتا ہے - صرف قافیہ و ردیف ضروری نہیں -

نثری نظم : مکمل طور پر نثر جیسی تحریر، صرف شاعرانہ تاثر باقی رہتا ہے -

مشہور آزاد نظم نگار :

میراجی ، فیض احمد فیض ، عزیز حفیظ

آزاد نظم = شاعری کا وہ اسلوب جس میں قافیے اور ردیف کی پابندی نہیں ہوتی مگر تاثر اور شاعرانہ حسن برقرار رہتا ہے -

پابند نظم :

پابند نظم شاعری کی وہ صنف ہے جس میں شاعر کو بحر، قافیہ اور ردیف کی مکمل پابندی کرنا ہوتی ہے اس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ تمام اشعار ایک ہی موضوع کے گرد گھومتے ہیں اور ایک ہی تاثر پیدا کرتے ہیں -

خصوصیات :

- بحر قافیہ و ردیف کی پابندی
- یک موضوعی
- ترتیب و ربط
- مضامین کی وسعت
- اصلاحی پہلو

Studybeesofficial

CamScanner

پابند نظم کی اقسام:

- تعلیمی و اخلاقی نظم
- رزمیہ نظم (جنگی)
- حمد و نعت
- وطنی نظم
- فطرت و مناظر کی نظم

اردو کے مشہور پابند نظم نگار:

مولانا حالی، علامہ اقبال، اکبرالہ آبادی، حفیظ جالندھری

پابند نظم: بحر قافیہ و ردیف کی پابندی کے ساتھ لکھی گئی نظم جس کا ہر شعر ایک ہی موضوع سے جڑا ہوتا ہے۔

نظم معرّا:

نظم معرّا (Blank verse) اردو شاعری کی ایک ایسی صنف ہے جس میں شاعر قافیہ اور ردیف کی پابندی نہیں کرتا، لیکن بحر (وزن) کی پابندی لازمی ہوتی ہے۔ یعنی یہ آزاد نظم اور پابند نظم کے درمیان کی ایک شکل ہے۔

خصوصیات:

- قافیہ و ردیف نہیں
- بحر کی پابندی
- یک موضوعی
- اظہار کی وسعت: خیالات کی فطری اور رواں انداز میں

بیان کرنے کی سہولت
• ربط اور ترتیب

آزاد نظم اور معرّا نظم میں فرق:

معرّا نظم: بحر کی پابندی لازمی، قافیہ وردیف نہیں
آزاد نظم: نہ بحر کی پابندی، نہ قافیہ وردیف کی صرف شاعرانہ تاثر ضروری۔

اردو کے مشہور معرّا نظم نگار:

مولانا الطاف حسین حالی، آزاد بلگرامی، ن۔م راشد (کچھ نظمیں)

نظم معرّا: ایسی نظم جو بحر میں ہو لیکن قافیہ وردیف کی پابندی نہ کرے۔

سونیٹ:

سونیٹ دراصل یورپ کی ایک مقبول صنف شاعری ہے جسے اردو میں بھی اپنایا گیا۔ یہ ایک خاص ہیئت میں لکھی جانے والی چودہ مصرعوں پر مشتمل نظم ہوتی ہے۔
سونیٹ میں عموماً ایک ہی جذبہ یا خیال کو نہایت جامع اور خوب صورت انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔

خصوصیات:
• چودہ مصرعے
• ہیئت کی پابندی
• یک موضوعی
• جامعیت
• ابتداء، ارتقا اور انجام

Studybeesofficial

CS CamScanner

اردو میں سونیٹ نگار:

الطاف حسین حالی، اکبر الہ آبادی، علامہ اقبال، یگانہ چنگیزی

سونیٹ: چودہ مصرعوں پر مشتمل ایک مختصر اور مربوط نظم جس میں ایک ہی جذبہ یا خیال کو جامع انداز میں بیان کیا جاتا ہے۔

ہائیکو:

ہائیکو جاپانی شاعری کی ایک مشہور صنف ہے جسے اردو ادب میں بھی اپنایا گیا۔ یہ شاعری کی سب سے مختصر ہیئت ہے جس میں صرف تین مصرعے ہوتے ہیں۔ ہائیکو میں بہت کم الفاظ کے ذریعے کسی منظر، کیفیت یا جذبے کو انتہائی خوبصورتی سے بیان کیا جاتا ہے۔ زیادہ تر ہائیکو میں قدرتی مناظر اور موسم کی جھلکیاں پیش کی جاتی ہیں۔

خصوصیات:

- تین مصرعوں پر مشتمل ہوتی ہے۔
- کل 17 ہجّے (syllables)
  - پہلا مصرع = 3 ہجّے
  - دوسرا مصرع = 7 ہجّے
  - تیسرا مصرع = 5 ہجّے
- سادگی اور اختصار: مختصر الفاظ، گہری بات
- موضوعات: موسم، فطرت، پرندے، زندگی، وقت وغیرہ
- تاثرانگیزی: منظر اور کیفیت کا ابھرنا

Studybeesofficial

CS CamScanner

اردو کے مشہور ہائیکو نگار:

رئیس فروغ، سحر انصاری، شہناز مزمل

ہائیکو: تین مصرعوں اور 17 ہجّوں پر مشتمل مختصر نظم ہے جس میں زیادہ تر فطرت اور موسم کے مناظر بیان ہوتے ہیں۔

جملے:

الفاظ کا وہ مجموعہ جو مکمل طور پر کوئی بات بتائے اور اپنا پورا مفہوم رکھتا ہو جملہ کہلاتا ہے۔

جملہ اسمیہ، جملہ فعلیہ، جملہ خبریہ، اور جملہ انشائیہ اس کے اقسام ہیں۔

جملہ اسمیہ:

وہ جملہ جس کی ابتدا اسم ضمیر سے ہو۔ یعنی ایسا جملہ جس میں کسی چیز یا شخص کے بارے میں خبر دی جائے کہ وہ کیا ہے کیسا ہے۔

خصوصیات:

- اسم یا ضمیر سے شروع ہوتا ہے
- کسی چیز یا شخص کے بارے میں خبر دیتا ہے۔
- عام طور پر "ہے" "ہیں" "تھا" "تھے" وغیرہ استعمال ہوتے ہیں

مثالیں:

- علی طالب علم ہے۔
- یہ کتاب اچھی ہے۔
- وہ میرا دوست ہے۔
- بچے خوش ہیں۔

studybeesofficial

CamScanner

جملہ فعلیہ :

وہ جملہ جس میں ابتدا فعل سے ہو۔ یعنی وہ ایسا جملہ جس میں کسی کام یا حرکت کے ہونے یا کرنے کی خبر دی جائے۔

خصوصیات :

- فعل سے شروع ہوتا ہے۔
- کسی عمل یا حرکت کے انجام پانے کو ظاہر کرتا ہے۔
- وقت (حال، ماضی، مستقبل) کا پتہ چلتا ہے۔

مثالیں :

- بارش ہو رہی ہے۔
- کتاب گر گئی۔
- بچہ کھیل رہا ہے۔
- استاد سبق پڑھا رہا ہے۔

جملہ اسمیہ : اسم یا ضمیر سے شروع ہوتا ہے۔ (زینب میری دوست ہے)
جملہ فعلیہ : فعل سے شروع ہوتا ہے۔ (بارش ہو رہی ہے)

Studybeesofficial

CamScanner

امدادِ فعل (Auxiliary verb):

وہ فعل جو کسی دوسرے فعل (اصل فعل) کے ساتھ مل کر اس کے معنی کو مکمل کرے یا اس کے زمانے (حال، ماضی، مستقبل) کی کیفیت یا اسلوب کو واضح کرے، اسے امدادِ فعل کہتے ہیں۔

خصوصیات:

- امدادی فعل ہمیشہ اصل فعل کے ساتھ آتا ہے
- زمانہ (Tense)، صیغہ (person) اور کیفیت (Aspect) واضح کرنے میں مدد دیتا ہے۔
- جملے کو مکمل اور بامعنی بنانے میں کردار ادا کرتا ہے۔

مثالیں:

ہے، ہوں، ہیں، تھا، تھی
جائے گا، جاؤں گا، جائیں گے
رہا ہے، رہے ہیں، رہا تھا

علی کھیل رہا ہے۔

کھیل - اصل فعل
رہا ہے - امدادِ فعل

امدادِ فعل = وہ فعل جو اصل فعل کے ساتھ آ کر زمانہ یا کیفیت کو ظاہر کرے۔

studybeesofficial

CS CamScanner

روز مرہ:

روز مرہ سے مراد وہ چھوٹے اور عام بول چال کے جملے یا محاورے ہیں جو لوگ اپنی روزانہ کی گفتگو میں استعمال کرتے ہیں۔ یہ زبان کو نہ صرف سہل اور رواں کرتا ہے بلکہ بات کو مؤثر بھی بنا دیتے ہیں۔

اردو کے چند روز مرہ:

- پانی پی لو
- دروازہ بند کر دو
- کتاب لے آؤ
- وقت ہو گیا ہے
- جلدی کرو
- لائٹ جلا دو

وغیرہ وغیرہ۔

روز مرہ = وہ مختصر اور سادہ جملے جو ہم اپنی روزانہ کی گفتگو میں استعمال کرتے ہیں۔

Studybeesofficial

CS CamScanner

محاورہ:

محاورہ ایسے جملے یا فقرے کو کہتے ہیں جو اپنے اصل (لغوی) معنی کے بجائے مجازی یا مخصوص معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ محاورے زبان کو مؤثر، خوب صورت اور بامعنی بنا دیتے ہیں۔ یہ عموماً عوام کی روزانہ کی بول چال سے پیدا ہوتے ہیں اور پھر زبان کا مستقل حصہ بن جاتے ہیں۔

اردو کے چند محاورے:

- آنکھ کا تارا ہونا — بہت پیارا ہونا
- ناک کٹنا — بے عزت ہونا
- کان کھڑے ہونا — چونک جانا
- منہ کی کھانا — ناکام ہونا
- آسمان سر پر اٹھانا — بہت شور مچانا

وغیرہ وغیرہ۔

محاورہ ہے ایسے الفاظ کا مجموعہ جس کا مطلب اس کے ظاہری الفاظ سے مختلف ہو اور جو زبان کو مزید پراثر بنا دے۔

Studybeesofficial

CamScanner

اصطلاحات شاعری

شعر و مصرع:

چند بامعنی الفاظ پر مشتمل مصرعوں یا کلام کو شعر کہا جاتا ہے۔ ہر شعر کے دو مصرعے ہوتے ہیں۔ پہلے مصرعے کو مصرع اولیٰ اور دوسرے مصرعے کو مصرع ثانی کہا جاتا ہے۔

مثال کے طور پر: خدایا! نہیں کوئی تیرے سوا — مصرع اولیٰ

اگر ہوتا تو ہوتا ہی کیا — مصرع ثانی

غزل کے تمام اشعار کو بیت کہا جاتا ہے۔

قافیہ و ردیف:

شاعری اصطلاحات میں ردیف اور قافیہ بہت اہم ہے۔ ان کے بغیر صنف نظم کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا۔ قافیہ عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کے لغوی معنی پیچھے آنے والے کے ہیں۔ قافیہ کی جمع

studybeesofficial

CamScanner

3 32

قوافی ہے - وہ ہم آواز الفاظ جو شاعری میں استعمال ہوتے ہیں قافیہ کہلاتے ہیں -

مثلاً: ~~کل کو ہوتا صبا اقرار اے کاش!
رہتی ایک آدھ دن بہار اے کاش!

اس شعر کے قوافی "اقرار" اور "بہار" ہیں -

~~یہ آرزو تھی تجھے گل کے روبرو کرتے
ہم اور بلبل بے تاب گفتگو کرتے

اس شعر کے قوافی "گفتگو" اور "روبرو" ہیں -

ردیف کے معنی گھڑسوار کے پیچھے بیٹھنے والے کے ہیں - شاعری اصطلاح میں قافیہ کے بعد بار بار دہرائے جانے والے الفاظ ردیف کہلاتے ہیں - ردیف کے الفاظ ایک سے زیادہ بھی ہو سکتے ہیں -

مثلاً: پہلی مثال "اے کاش" ردیف ہے جبکہ دوسری مثال میں "کرتے" ردیف ہیں -

studybeesofficial

CamScanner

مطلع :

یہ عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کے لغوی معنی طلوع ہونے کے ہیں۔ مطلع کے اصطلاح میں معنی غزل یا قصیدے کا پہلا شعر جس کے دونوں مصرع ہم قافیہ ہو مطلع کہلاتا ہے۔ مطلع کے بعد آنے والے دوسرے شعر کے دونوں مصرع ہم قافیہ ہو تو مطلع ثانی کہلاتا ہے۔ مطلع ثانی کو حسن مطلع بھی کہتے ہیں۔

مثلاً : مومن خانؔ کی غزل کا مطلع ہے کہ

کہ اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا
رنج راحت فزا نہیں ہوتا

فیض احمد فیضؔ کی غزل کا مطلع ہے کہ

کہ کب یاد میں تیرا ساتھ نہیں،
کب ہاتھ میں تیرا ہاتھ نہیں
صد شکر کہ اپنی راتوں میں اب
ہجر کی کوئی رات نہیں

Studybeesofficial

CamScanner

3. 34

مقطع:

عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کے لغوی معنی کاٹنے یا قطع کرنے کے ہیں۔ غزل یا نظم کا وہ آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے وہ مقطع کا شعر کہلاتا ہے۔

مثال: میر تقی میر کی غزل کا مقطع ہے کہ

تک میرؔ جگر جلا ہوا سوختہ کی جلد خبر ہے
کیا یار بھروسہ ہے چراغ سحری کا

حسرت موہانی کی غزل کا مقطع ہے کہ

حقیقت کھل گئی حسرتؔ تیرے ترکِ محبت کی
تجھے تو اب وہ پہلے سے بھی بڑھ کر یاد آتے ہیں

تخلص:

عربی زبان کا لفظ ہے۔ شاعر یا ادیب اپنے اصلی نام کی بجائے جو قلمی نام استعمال کرتے ہیں اس کو تخلص کہتے ہیں۔ لیکن اکثر شاعر یا ادیب اپنا اصلی اور مختصر نام ہی استعمال کرتے ہیں جیسا کہ اقبالؔ، میرؔ، آتشؔ اور غالبؔ وغیرہ۔

studybeesofficial

CamScanner

بند:

نظم میں دو مصرعوں سے زیادہ کی ترکیب بند کہلاتی ہے۔ بند میں تین، چار، پانچ اور چھ سے لیکر دس تک مصرعے ہو سکتے ہیں۔ مصرعوں کی اپنی تعداد کی نسبت سے ان کے نام بھی مختلف ہیں۔

اصطلاحاتِ نظم

نظم:

نظم کے لغوی معنی "موتیوں کو دھاگے میں پرونا" کے ہیں۔ نظم شاعری کی ایک ایسی قسم ہے کہ جو کسی ایک عنوان، خیال یا موضوع پر لکھی جاتی ہے۔ نظم میں شروع سے آخر تک خیال کا ربط اور تسلسل ضروری ہے۔ نظم کیلئے نہ تو موضوع کی کوئی قید ہوتی ہے اور نہ ہی ہیئت کی۔ نظم زندگی کے کسی بھی واقعے، مسئلے، حیات اور جذبے کو بنیاد بنا کر بھی جا سکتی ہے۔

studybesofficial

CamScanner

4 36

نظم کے مختلف اقسام ہیں

- پابند نظم
- طویل نظم
- آزاد نظم
- معرا نظم
- سانیٹ

غزل:

غزل کے لغوی معنی عورتوں سے باتیں کرنا کے ہیں۔ ہرن کی ایک محسوس خوفزدہ آواز کو بھی غزل کہتے ہیں۔ غزل عشقیہ جذبات کے اظہار کا نام ہے۔ غزل میں عشق و محبت اور محبوب کے حسن و جمال کی تعریف بیان کی جاتی تھی لیکن بعد میں غزل میں بھی مختلف موضوعات پر لکھا جانے لگا۔ غزل کا ہر ایک شعر الگ عنوان پر مشتمل ہوتا ہے یعنی غزلیہ اشعار میں تسلسل کا ہونا ضروری نہیں ہے۔

studybeesofficial

CamScanner

مثلث:

یہ تین مصرعوں پر مشتمل ایک صنف سخن ہے۔ تینوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ یعنی ایک ایسی نظم جس کا ہر بند تین مصرعوں پر مشتمل ہو مثلث کہلاتی ہے۔ اس کا پہلا بند ہم قافیہ ہوتا ہے جبکہ اس کے بعد ہر بند کے پہلے دو مصرعے کسی اور قافیے میں ہوتے ہیں۔ لیکن تیسرا مصرع پہلے بند کے قافیے کا پابند ہوتا ہے۔

رباعی:

رباعی لفظ ربع سے نکلا ہے۔ عربی میں رُبع چار کو کہتے ہیں۔ شاعری کی اصطلاح میں رباعی ایسی صنف کو کہتے ہیں جس کے ہر بند میں چار مصرع ہوں۔ ان چار مصرعوں میں ایک مکمل مضمون بیان کر دیا جاتا ہے۔ رباعی میں پہلا، دوسرا اور چوتھا مصرع ہم قافیہ ہونا ضروری ہے جبکہ تیسرے مصرعے میں اس کی پابندی ضروری نہیں ہے۔ رباعی میں موضوع کی کوئی قید نہیں ہوتی۔

studybeesofficial

CamScanner

مخمس :

مخمس عربی لفظ ہے اور اس کا لفظی مطلب ہے پانچ ضلعوں والی ۔ جس نظم کے ہر بند میں پانچ مصرعے ہوں وہ مخمس نظم کہلاتی ہے ۔ پہلے بند کے پانچوں مصرعے آپس میں ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتے ہیں ۔ اس کے بعد ہر بند کے پہلے چار مصرعے آپس میں ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتے ہیں ۔ جبکہ پانچواں مصرع پہلے بند کے پانچویں مصرعے کا ہم قافیہ ہوگا ۔

- مخمس ترجیع بند : تکرار یا بار بار دہرانا
- مخمس ترکیب بند : الگ الگ ہونا

مسدس :

مسدس ایسی نظم جس کے ہر بند میں چھ مصرعے ہوں اور وہ مسدس نظم کہلاتی ہے
مسدس کے ہر بند کے ابتدائی چار مصرعے آپس میں ہم قافیہ ہوتے ہیں جبکہ پانچواں اور چھٹا مصرع ان سے الگ لیکن آپس میں ہم قافیہ ہوتے ہیں ۔

- مسدس ترجیع بند : تکرار یا بار بار دہرانا
- مسدس ترکیب بند : الگ الگ ہونا

Studybeesofficial

CS CamScanner

نظم کے اقسام

مرثیہ: عربی زبان کا لفظ "رثا" سے نکلا ہے۔ اس سے مراد مرنے والے کی منظوم تعریف و توصیف کی جاتی ہے۔ مرثیہ وہ صنف سخن ہے جس میں کسی مرحوم شخص کا ذکر، اس کی تعریف اور اس کے مرنے پر غم کا اظہار کیا جاتا ہے۔

قصیدہ: یہ عربی زبان کا لفظ "قصد" سے نکلا ہے۔ اس کے معنی ارادہ کے ہیں۔ قصیدے میں شاعر ارادتاً کسی شخص کی تعریف و توصیف میں اشعار کہتا ہے۔ اسلئے اسے قصیدہ کہتے ہیں۔

مثنوی: مثنوی کا لفظ "مثنیٰ" سے نکلا ہے۔ جس کے معنی دو کے ہیں۔ اصطلاح میں یہ ایک ایسی نظم ہے جس کے ہر شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوں اور ہر شعر کے بعد اگلے شعر میں قافیہ بدل جائے۔ یہ صنف طویل کہانیوں پر مبنی ہوتی ہے۔ اس کو داستان کی شعری صورت بھی کہا جاسکتا ہے۔ اور اس میں ہر طرح کا موضوع بیان کیا جاسکتا ہے۔

studybeesofficial

CS CamScanner

قطعہ:

اس کے لغوی معنی ٹکڑا کے ہیں۔ قطعہ اس نظم کو کہا جاتا ہے جس میں کسی خیال کو بیان کیا جائے۔ اسم مطلع کا ہونا ضروری نہیں۔ ہر شعر میں قافیہ و ردیف کی پابندی لازمی ہوتی ہے۔ موضوع کی کوئی قید نہیں۔ قطعہ کم از کم دو اشعار کا ہوتا ہے۔

شہر آشوب:

اس کے معنی شہر میں فتنہ و ہنگامہ برپا کرنے والے کے ہیں۔ اصطلاح میں وہ نظم جس میں شہر آشوب شہر اور شہر کے لوگوں کے حالات کا ذکر ہو۔ جس میں کسی شہر یا ملک کی اقتصادی یا سیاسی بے چینی کا ذکر ہو وہ شہر آشوب کہلاتی ہے۔ اس کیلئے کوئی خاص ہیئت مقرر نہیں ہے۔

واسوخت:

یہ وہ نظم ہے جس میں بے زاری، روح گردانی اور تنفر کا اظہار کیا جائے۔ واسوخت اکثر مسدس کی ہیئت میں لکھی جاتی ہے۔ لیکن کبھی کبھار کوئی اور صنف بھی استعمال کی جاتی ہے۔

studybeesofficial

CamScanner

ہجو: وہ نظم جس میں کسی کی مذمت کی جائے یعنی کسی کی برائی کی جائے یا پھر کسی کی خلاف ہجو لکھا جائے۔ ہجو کہلاتی ہے۔ اس کیلئے کوئی بھی شکل یعنی رباعی، قطع، قصیدہ مثنوی، مخمس اور مسدس استعمال کئے جاتی ہے۔

حمد: وہ نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف بیان کی جائے حمد کہلاتی ہے۔ حمد لکھتے وقت الفاظ کا چناؤ بہت سوچ سمجھ کر اور عزت اور احترام سے استعمال کی جائے۔

نعت: وہ نظم جس میں حضرت محمد مصطفیٰ ؐ کی تعریف و توصیف بیان کی جائے نعت کہلاتا ہے۔ نعت میں الفاظ کا چناؤ احتیاط سے کیا جاتا ہے اور نعت بھی عاجزانہ انداز سے لکھا جاتا ہے۔

studybeesofficial

CS CamScanner

علمِ بیان:

بیان کا لفظی مطلب ہے کھول کر اردو ادب کی اصطلاح میں علم بیان ایسے قائدوں اور ضابطوں کے مجموعے کا نام ہے جس کو جان لینے کے بعد ہم ایک ہی بات یا مضمون کو مختلف طریقوں سے ادا کر سکتے ہیں۔ اس علم کے ذریعے کلام میں تضاد، ابہام یا کسی بھی قسم کی کمی دور کیا جا سکتا ہے۔ اس کے ایک اور معنی تحریک و آراستہ کرنے کے ہیں۔ فصاحت و بلاغت علم بیان کی دو اہم خصوصیت ہیں۔ علم بیان کی چار بنیادی اقسام ہیں

- تشبیہ
- استعارہ
- مجاز مرسل
- کنایہ

تشبیہ:

تشبیہ عربی زبان کا لفظ ہے۔ کسی ایک چیز کو اس کی خوبی یا خامی کی بنا پر دوسری چیز کے مانند قرار دینا تشبیہ کہلاتا ہے۔ تشبیہ دو چیزوں کے مابین تعلق کا نام ہے

مثلاً: ؎ جگنوں کی روشنی ہے کاشانۂ چمن میں
یا شمع جل رہی ہے پھولوں کی انجمن میں

studybeesofficial
CS CamScanner

اس مثال میں جگنو کی روشنی کو شمع کی طرح کہا گیا ہے۔ یعنی جگنو کو شمع سے تشبیہ دی گئی ہے۔ تشبیہ کے کل پانچ ارکان ہیں۔ جن میں مشبہ، مشبہ بہ، وجہ تشبیہ، غرض تشبیہ، حرف تشبیہ شامل ہیں۔

- مشبہ: وہ شے جسے کسی دوسری شے سے تشبیہ دی جائے۔
- مشبہ بہ: جس شے سے تشبیہ دی جائے۔
- وجہ تشبیہ: وہ مشترکہ صفت جو مشبہ اور مشبہ بہ میں بھی پائی جائے۔
- غرض تشبیہ: وہ مقصد جس کی خاطر تشبیہ دی جائے۔
- حرف تشبیہ: وہ حرف جسے تشبیہ دینے کیلئے استعمال کیا جائے۔

مثال:

نازکی اس کی لب کی کیا کہیے
پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے

اس شعر میں ہونٹوں کو گلاب کی پنکھڑی سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اس میں ہونٹ مشبہ اور گلاب کی پنکھڑی مشبہ بہ ہے۔ تشبیہ کی وجہ نازکی اور نزاکت ہے۔ اور غرض یہ ہے کہ ہونٹوں کی نزاکت اور حسن کو بڑھا کر بیان کیا جائے۔ اس شعر میں "کی سی" حرف مشبہ ہے

Studybeesofficial

CamScanner

کہ آیا ہے تو جہاں میں مثال شرار دیکھ
دم دے نہ جائے ہستی ناپائیدار دیکھ

اس شعر میں انسان مشبہ، شرار مشبہ بہ اور مثال حرف تشبیہ، ناپائیداری وجہ تشبیہ اور زندگی کی ناپائیداری کو بیان کرنا غرض تشبیہ ہے۔

استعارہ:

استعارہ عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کا مطلب ادھار لینا ہے۔ اصطلاح میں جب کوئی لفظ حقیقی معنوں کے بجائے مجازی معنوں میں استعمال ہو اور حقیقی اور مجازی معنوں میں تشبیہ کا معنی موجود ہو تو اسے استعارہ کہتے ہیں۔ اس میں کسی شخص کو ہوبہو دوسرا کہہ دیا جاتا ہے۔ اس کے ارکان کی تعداد تین ہیں۔ جس میں مستعار لہ، مستعار منہ اور وجہ جامع شامل ہیں

- مستعار لہ: وہ فرد یا چیز جس کیلئے کوئی صفت یا خوبی ادھار لی جائے۔
- مستعار منہ: وہ شخص یا چیز جس سے کوئی لفظ یا خوبی مستعار لی جائے۔
- وجہ جامع: مستعار لہ اور مستعار منہ میں جو وصف اور خوبی مشترک ہو اسے وجہ جامع کہا جاتا ہے۔

مثلاً: اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

یہاں مستعار لہ بہادر مرد ہے۔ مستعار منہ اللہ کے شیر اور وجہ جامع بہادری ہے۔

Studybeesofficial

CS CamScanner

مجاز مرسل :

یہ علم بیان کی تیسری شاخ ہے۔ اصطلاح میں وہ لفظ جو اپنے حقیقی معنوں کے بجائے مجازی معنوں میں استعمال ہو اور حقیقی و مجازی معنوں میں تشبیہ کے علاوہ کوئی اور تعلق ہو تو اسے مجاز مرسل کہتے ہیں۔

مثلاً: اس نے ڈر کے مارے کانوں میں انگلیاں ڈال لی۔

اس میں حالانکہ کانوں میں انگلیاں نہیں بلکہ انگلیوں کے صرف پور دیے جا سکتے ہیں۔

اس کام میں میرا ہاتھ نہیں

یہ بھی اسی طرح کسی کام میں دخل اندازی نہ کرنے کیلئے یہ استعمال کیا جاتا ہے۔

میں نے بازار سے قلم خریدا

اس میں بھی یہی بات کہ قلم صرف ایک دکان سے خریدا جاتا ہے نہ کہ پورے بازار سے

کنایہ :

یہ علم بیان کی چوتھی اور آخری شاخ ہے۔ کنایہ عربی لفظ ہے جسکے لغوی معنی پوشیدہ بات یا خفیہ اشارہ کے ہیں۔ علم بیان کی رو سے کنایہ وہ کلمہ ہے جس کے معنی مبہم اور پوشیدہ ہو اور ان کا سمجھنا اتنا آسان نہ ہو۔ کنایہ میں لفظ اپنے حقیقی معنی کے بجائے مجازی معنی میں اس طرح استعمال ہوا ہو کہ اس کے حقیقی معنی بھی مراد لئے جا سکے۔ یعنی بولنے والا ایک لفظ بول کر اس کی مجازی معنی کی طرف

Studybeesofficial

CamScanner

اشارہ کر دیتا ہے۔

مثلاً: سفید پوش: اس سے مراد سفید کپڑے پہننے والے۔ اور اس کے مجازی معنے میں عزت دار شخص بھی ہے۔

سفید ریش: اس کے حقیقی معنوں میں داڑھی والا جبکہ مجازی معنے میں بزرگ آدمی ہیں۔

علم بدیع

علم بدیع: بدیع کے لفظی معنی بنانے والا، نادر، نیا یا اچھوتا کے ہیں۔ اردو قواعد میں یا اردو ادب میں یہ وہ علم ہے جس کی بدولت یہ معلوم ہوتا ہے کہ کلام، گفتگو یا تحریر میں خوبصورتی کیسے پیدا کی جاسکتی ہے۔

کلام کی آرائش و زیبائش کن طریقوں سے ہوتی ہے۔ اس کے استعمال سے نظم و نثر کی حسن میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ یعنی علم بدیع میں یہ بتایا جاتا ہے کہ کون سے طریقے ایسے ہوتے ہیں جن سے کلام میں حسن اور خوبی پیدا کی جاسکتی ہے۔ ان طریقوں کو اصطلاح میں صنعت یا صنائع کہا جاتا ہے۔ یہ صرف حسن کلام کیلئے استعمال کی جاتی ہے۔ ان کے استعمال نہ کرنے سے کلام کی ذاتی خوبیوں میں کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔

علم بدیع کی دو بڑی اقسام ہیں:

- صنائع لفظی ـــ چار اقسام
- صنائع معنوی ـ آٹھ اقسام

studybeesofficial

CS CamScanner

صنائع لفظی

صنائع لفظی: وہ صنعتیں جن سے لفظوں میں حسن پیدا ہو جائے۔ ان کے چار اقسام ہیں۔

صنعت تجنیس

صنعت تجنیس: صنعت تجنیس کلام میں دو ایسے الفاظ لانا جو تلفظ میں یکساں اور معنی میں مختلف ہو صنعت تجنیس کہلاتا ہے۔

مثلاً:

~ تم رات کو نہ آئے اپنے قرار پر
یہ ظلم تم نے کیا کیا اس بے قرار پر

اس شعر میں لفظ "قرار" کا معنی وعدہ اور قرار کے معنی آرام استعمال ہوا ہے۔

~ تمھارے دست نازک کیلئے بھیجی کفِ آب پہنچی
خبر پہنچی تو یہ پہنچی کہ وہ پہنچی نہیں پہنچی

صنعت تکرار لفظی

صنعت تکرار لفظی: کلام میں ایک لفظ کا بار بار دہرانا صنعت تکرار کہلاتا ہے۔

مثلاً:

~ پتا پتا بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے
جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانا ہے

مذکورہ بالا شعر میں پتا پتا اور بوٹا بوٹا کے الفاظ سے صنعت تکرار پیدا کی گئی ہے۔

studybeesofficial

CamScanner

صنعت سیاقۃ الاعداد:

کلام میں اعداد کا ذکر کرنا صنعت سیاقۃ الاعداد کہلاتا ہے۔

مثلاً: ؎ عمر دراز مانگ کے لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

صنعت تضمین:

کسی دوسری شاعر کا کلام اپنی شاعری میں شامل کرنا صنعت تضمین کہلاتا ہے۔

مثلاً: ؎ غالب اپنا یہ عقیدہ ہے بقول ناسخ
آپ بے بہرہ ہے جو معتقد میر نہیں

اس شعر میں دوسرا مصرع امام بخش ناسخ کا ہے جسے غالب تضمین کیا ہے۔

صنائع معنوی:

وہ صنعتیں جس سے معنوں میں حسن پیدا ہو جائے۔
اس کے آٹھ اقسام ہیں۔

صنعت تضاد:

کلام میں دو ایسے الفاظ لانا جن کے معنی ایک دوسرے کے الٹ یعنی متضاد ہو تو اسے صنعت تضاد کہتے ہیں۔

Studybeesofficial

CS CamScanner

ہیں - یہ دو لفظ اسم بھی ہو سکتے ہیں، فعل بھی اور حرف بھی

مثلاً: ؎ صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
عمر یونہی تمام ہوتی ہے

اس شعر میں صبح و شام الگ دوسرے کی ضد یعنی متضاد ہیں -

؎ خرد مندوں سے کیا پوچھو کہ میری ابتداء کیا ہے
کہ میں اس فکر میں رہتا ہوں میری انتہا کیا ہے

صنعت ایہام

ایہام کے لغوی معنی ہیں وہم میں ڈالنا - اصطلاح میں کسی عبارت یا شعر میں ایسا لفظ یا الفاظ استعمال کرنا جس کے دو معنی ہو ایک قریب کے اور دوسرا بعید کے لیکن لکھنے والا دور کے معنی لے -

مثلاً: ؎ شب جو مسجد میں جا پھنسے مومن
رات کاٹی خدا خدا کر کے

اس شعر کے دوسرے مصرعے میں ایہام ہے کہ اس کے قریب کے معنی یہ ہیں کہ ہم تمام رات اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے مگر شاعر کا اس سے مطلب دور کے معنی ہیں یعنی خدا خدا کر کے رات کاٹنا سے مراد بڑی مشکل سے وقت گزارنا۔

studybeesofficial

CamScanner

صنعت مراعات النظیر:

کلام میں ایک لفظ کی نسبت سے دوسرے الفاظ لانا صنعت مراعات النظیر کہلاتا ہے

مثلاً: باغ کی مناسبت سے پھول، باغبان، سبزہ اور پودے وغیرہ۔

نہیں ہے نا امید اقبال اپنی کشت ویران سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

اس شعر میں "کشت" (کھیتی) کے تعلق سے نم، مٹی، زرخیز کے الفاظ لائے گئے ہیں۔

صنعت لف و نشر:

کلام میں پہلے دو یا دو سے زیادہ چیزوں کا ذکر کیا جائے اور پھر ان سے مناسبت یا تعلق رکھنے والی دوسری چیزوں کا ذکر کیا جائے تو اسے لف و نشر کہتے ہیں۔ پہلے ذکر کی گئی چیزوں کو لف کہتے ہیں اور بعد والوں کو نشر کہتے ہیں۔

مثلاً:

ترے آزاد بندوں کی نہ یہ دنیا نہ وہ دنیا
یہاں مرنے کی پابندی وہاں جینے کی پابندی

اقبال نے اس شعر میں "یہ دنیا" کی مناسبت سے "مرنے کی پابندی" اور "وہ دنیا" کے تعلق "جینے کی پابندی" کا ذکر ہے۔

صنعت حسن تعلیل:

کلام میں کسی بات کی کوئی نئی اور انوکھی وجہ بیان کرنا جو اس کی اصل وجہ نہ ہو حسن تعلیل کہلاتا ہے۔ اسے شاعرانہ علت بھی کہتے ہیں۔

Studybeesofficial

CS CamScanner

مثلاً:

؎ پیاسی تھی جو سپاہ خدا تین رات کی
ساحل سے سر ٹپکتیں تھی موجیں فرات کی

؎ اسی باعث سے دایہ طفل کو افیون دیتی ہے
کہ تا ہو جائے لذّت آشنا تلخی دوراں سے

صنعت مبالغہ:

کلام میں کسی وصف، کیفیت یا حالت کو اس درجہ بڑھا چڑھا کر بیان کرنا کہ حقیقت میں وہ ناممکن معلوم ہو

مثلاً:

؎ جو اس زور سے میر روتا رہے گا
تو ہمسایہ کاہے کو سوتا رہے گا

صنعت تجاہل عارفانہ:

کلام میں کسی چیز کو جانتے ہوئے انجان بن جانا تجاہل عارفانہ کہلاتا ہے۔

مثلاً:

؎ موت کا اک دن معین ہے
نیند کیوں رات بھر نہیں آتی

صنعت تلمیح:

کلام میں کسی تاریخی واقعی کی طرف اشارہ کرنا صنعت تلمیح کہلاتا ہے۔

مثلاً:

ابن مریم ہوا کرے کوئی
میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

studybesofficial

CamScanner

اردو کے انداز تحریر:

صحافتی بیان، دفتری بیان، ادبی بیان، تکنیکی یا سائنسی بیان، قانونی بیان۔

صحافتی بیان:

صحافتی بیان سادہ ہوتا ہے کیونکہ اخبار کے قارئین میں ہر طرح کے اور ہر ذہنی سطح کے لوگ ہوتے ہیں۔ ان جملوں میں قطعیت اور وضاحت موجود ہوتی ہے۔

مثلاً: پاکستان کو چار ہزار میگاواٹ بجلی کی کمی کا سامنا ہے۔

بھارت کو اس سال فائنل کی میچ میں جانے کی پوری امید ہے۔

دفتری بیان:

دفتری زبان کی مخصوص اصطلاحات ہوتی ہے۔ جنہیں دفتر کے لوگ ہی سمجھ سکتے ہیں۔ یہ زبان دفاتر کے احکامات، کاموں کی تفصیل اور کاغذی کاروائی پر مبنی ہوتی ہے۔ دفتری زبان مختصر، وضاحتی، قطعی اور جامع ہوتی ہے۔ جملے سادہ اور حقائق پر مبنی ہوتے ہیں۔

مثلاً: چھٹی نمبر RIS 215 کے تحت علی کی خدمات محکمہ تعلیم کی سپرد کی جاتی ہے۔

قانونی بیان:

قانون اور عدالت کی مخصوص زبان ہوتی ہے۔ مخصوص لفظیات اور اصطلاحات ہوتی ہے جن کے مطالب طے شدہ ہوتے ہیں اور شک سے پاک ہوتے ہیں۔

studybeesofficial

CamScanner

مثلاً: قرار دیا جاتا ہے کہ فلاں ابن فلاں تعزیرات پاکستان دفعہ فلاں کے تحت فلاں جرم کا مرتکب ہوا ہے۔

میں مسمی از عمر خان ولد اکبر خان ساکن باغ آزاد کشمیر بروئے گواہان اقرار کرتا ہوں۔

تکنیکی یا سائنسی زبان:

ہر شعبہ علم یعنی طب، انجنیرنگ، کیمرس، طبیعات، حیاتیات اور فلکیات وغیرہ کی زبان مختلف ہوتی ہے۔ ہر ایک کی الگ اصطلاحات ہیں جنہیں علم کے اساتذہ اور طلباء ہی سمجھ سکتے ہیں۔ فنی طریق اظہار کو تکنیکی زبان کہتے ہیں۔ سائنسی علوم سکھانے کیلئے تکنیکی زبان استعمال کی جاتی ہے۔ بعض جملے دقیق اور پیچیدہ ہوتے ہیں جنہیں سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

مثلاً: کمپیوٹر کا ہارڈ ویئر اس کا دماغ اور سوفٹ ویئر اس کا ذہن ہے۔

ادبی بیان:

اگر کسی جملے میں حسن ہو، ہلکا سا شک ہو اور بات کا اظہار براہ راست کے بجائے بلا واسطہ کیا جائے تو وہ ادبی بیان کہتے ہیں۔ ادبی اظہار میں خیال اور جذبہ دونوں ہوتے ہیں۔

مثلاً: اگر تو صادق ہے تو شہد فائق ہے
ورنہ تھوک دینے کے لائق ہے

نہ ہر آنکھ پر نم تھی اور تمام عزیز و اقارب زار و قطار رو رہے تھے۔

studybeesofficial

CS CamScanner

دبستان:

جب کسی علاقے کے ادیبوں اور شاعروں کی سوچ اپنا ادب یکساں ہو جائے اور وہ اسی سوچ کے اعتبار سے اپنا ادب تخلیق کریں تو دبستان وجود میں آتا ہے۔ جب بہت سے ادیب اور شعراء ایک مخصوص علاقے اور زمانے کے طرز، بود و باش اور سماجی اقدار سے متاثر ہو کر ادب میں ایک ہی طرز فکر اور انداز نظر اپناتے ہیں تو اسے دابستان کہا جاتا ہے، جیسے دبستان لکھنو اور دبستان دہلی۔

اسکول، مدرسہ یا مکتب اس کا لفظی مطلب ہے۔

دبستان لکھنو:

دبستان لکھنو سے مراد شعر و ادب کا وہ رنگ جو لکھنو کے شعراء نے اختیار کیا۔ اور اپنی بعض خصوصیات کی بنا پر وہ رنگ، قدیم اردو شاعری اور دہلوی شاعری سے مختلف ہے۔

خصوصیات:

دبستان لکھنو کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ یہاں کی شاعری میں نشاطیہ (خوشی عنصر غالب ہے)۔ یہ لکھنو کی پُر امن زندگی اور خوشحالی کا عطیہ ہے۔

studybeesofficial

CamScanner

لکھنو کی شاعری میں عورت کے حسن کا بھرپور بیان ملتا ہے۔ اس کے زیور اور لباس کا بیان ملتا ہے۔ اس کے زیور اور لباس کا ذکر جا بجا نظر آتا ہے۔ لکھنوی شاعری میں تصوف کے مضامین نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اس دبستان کی شاعری زبان کے نقطہ نظر سے زیادہ دلکش اور پرکشش ہے۔ یہاں کے شعراء نے جذبات سے زیادہ الفاظ پر زور دیا ہے۔

نمائندہ شعراء:

- شیخ غلام علی ہمدانی مصحفی
- سید انشاء اللہ خان انشاء
- شیخ قلندر بخش جرات
- حیدر علی آتش
- امام بخش ناسخ

دبستان دہلی:

دبستان دہلی اردو ادب کا اولین اور مخصوص دبستان ہے۔ جو دہلی شہر اور قلعہ معلی کی زبان و ادب کا نمائندہ سمجھا جاتا ہے۔

Studybeesofficial

CamScanner

سترہ سو سات (1707) سے لیکر سترہ سو انیس (1719) تک دہلی کے تخت پر کئی بادشاہ تبدیل ہوئے۔ اس لئے دہلی کے شعراء نے ان حالات میں شعر و ادب کا جو رنگ اختیار کیا وہ دبستان دہلی کہلائے۔

خصوصیات: دبستان دہلی کے شعراء فارسی آمیز زبان استعمال کرتے تھے۔ کیونکہ وہ فارسی کی شعری روایات سے بہت متاثر تھے۔ ان کے ہاں جذبات و احساسات کے اظہار پر زیادہ زور ہے۔ انہوں نے عشق کے جذبے کو اوّلیت دی اور عشق حقیقی سے سرشار ہوئے۔ عشق کا دوسرا انداز جو دہلی میں بہت مقبول ہوا اس میں عشق حقیقی کے ساتھ ساتھ عشق مجازی کے جذبات بھی شامل ہو گئے۔

دہلوی دبستان کی شاعری کی ایک اور نمایاں خصوصیت رنج و الم میں حزن و یاس کا بیان ہے۔ اس شاعری میں یاس و ناامیدی کے جذبات بکثرت پائے جاتے ہیں۔

دبستان دہلی کے شعرا کا دوسرا محبوب ترین موضوع تصوف ہے۔ اس شاعری میں مبالغہ بہت کم ہے جبکہ واقعیت اور صداقت پر مبنی ہے۔ اس کی ایک اور خصوصیت داخلیت ہے۔ (اندرونی جذبات و احساسات بیان کرنا)

studybeesofficial

CS CamScanner

نمائندہ شعراء:

- میر تقی میر
- مرزا محمد رفیع سودا
- خواجہ میر درد
- ابراہیم ذوق
- اسد اللہ خان غالب
- مومن خان مومن

Studybeesofficial

CamScanner

مرکب یا کلام:

دو یا دو سے زیادہ بامعنی الفاظ کے مجموعے کو مرکب یا کلام کہتے ہیں۔

مثلاً: بچہ نیک ہے۔
اللہ ایک ہے۔
میرا بھائی وغیرہ وغیرہ۔

مرکب کے اقسام:

اس کے دو اقسام ہیں۔

- مرکب تام
- مرکب ناقص

مرکب تام:

دو یا دو سے زیادہ بامعنی الفاظ کا ایسا مجموعہ جس سے کہنے والے کا مقصد پورا ہو جائے اور بات مکمل طور پر سننے والے کی سمجھ میں آ جائے۔ اسے مرکب تام کہتے ہیں۔

مثلاً: زمین گول ہے۔
اچھے بچے ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔
آم میٹھے ہیں۔
ہم دو بھائی ہیں۔
انگور کھٹے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

Studybeesofficial

CS CamScanner

مرکب ناقص:

دو یا دو سے زیادہ الفاظ کا ایسا مجموعہ جس سے کہنے والے کا مقصد پورا نہ ہو اور بات سننے والے کی سمجھ میں پوری طرح نہ آئے تو اسے مرکب ناقص یا کلام ناقص کہتے ہیں۔

مثلاً: اسلم کی کتاب۔
نیک لڑکا۔
پانچ تربوز۔
تیز گھوڑا۔
کھسیانی بلی وغیرہ وغیرہ۔

مرکب ناقص کی اقسام:

مرکب ناقص کی چھ اقسام ہیں
مرکب اضافی، مرکب توصیفی، مرکب عطفی، مرکب عددی، مرکب اشاری، مرکب ظرفی

مرکب اضافی:

مرکب اضافی اس مرکب کو کہتے ہیں جو مضاف الیہ، مضاف اور حرف اضافت (کا، کے، کی) سے مل کر بنے۔

مثلاً: حنا کی کتاب
چمن کے انگور
علی کا قلم وغیرہ وغیرہ

studybeesofficial

CS CamScanner

ان مثالوں میں حنا، چمن اور علی مضاف الیہ ہیں
کی، کے، کا حرف اضافت ہیں جبکہ
کتاب، انگور اور قلم مضاف ہیں۔

اردو میں مضاف الیہ پہلے اور مضاف بعد میں آتا ہے۔ جبکہ عربی اور فارسی میں مضاف پہلے اور مضاف الیہ بعد میں آتا ہے۔

جیسے: قابلِ قدر — فارسی
رسول اللہ — عربی

فارسی میں مضاف کے آخری حرف کے نیچے زیر لگاتے ہیں

قابلِ قدر — قدر کے قابل
رسول اللہ — اللہ کا رسول

مرکب توصیفی:

ایسے مرکبات جو اسم صفت اور موصوف سے مل کر بنتے ہیں۔ انہیں مرکب توصیفی کہا جاتا ہے۔

مثلاً: سرخ پھول
سیاہ رات
نیک لڑکا

ان مثالوں میں سرخ، سیاہ اور نیک اسم صفت ہیں جبکہ
پھول، رات اور لڑکا موصوف ہیں۔

Studybeesofficial

CS CamScanner

مرکب عطفی: ایسا مرکب جو معطوف الیہ اور حرفِ عطف اور معطوف سے مل کر بنے، اسے مرکب عطفی کہتے ہیں۔

مثلاً: پہاڑ اور دریا
جسم و جان
چاند اور سورج
نیک و بد

ان مثالوں میں پہاڑ، جسم، چاند اور نیک معطوف الیہ جبکہ دریا، جان، سورج اور بد معطوف ہیں اور "اور" "و" حروفِ عطف کہلاتے ہیں۔

مرکب عددی: وہ مرکب جو اسم عدد اور معدود سے مل کر بنے۔ گرائمر کی زبان میں مرکب عددی کہلاتا ہے۔

مثلاً: پانچ قلم
آٹھ کتابیں
سات ستارے
چھ کرسیاں

یہاں پانچ، سات، آٹھ اور چھ اسم عدد ہیں جبکہ قلم، کتابیں، ستارے اور کرسیاں معدود ہیں۔

مرکب اشاری: یہ وہ مرکب ہیں جو اسم اشارہ اور مشار الیہ سے مل کر بنے۔

مثلاً: وہ کرسی

Studybeesofficial

CS CamScanner

یہ قلم
یہ کتاب
وہ دیوار

یہاں وہ اور یہ اسم اشارہ ہیں جبکہ
کرسی، قلم، کتاب اور دیوار مشارٌ الیہ ہے

مرکب ظرفی:

یہ وہ مرکب ہیں جو ظرف اور مظروف سے مل کر بنے
اس کی دو اقسام ہیں

- ظرف مکان: مکان یا جگہ کا ذکر ہوتا ہے۔
- ظرف زمان: زمانے اور وقت کا ذکر ہوتا ہے۔

مثلاً: قلم دان
آتش کدا
پچھلے سال
باورچی خانہ

ان مرکبات میں قلم، آتش، پچھلے اور باورچی مظروف ہیں جبکہ
دان، کدا، سال اور خانہ ظرف ہیں۔

studybeesofficial

CamScanner

سببی جملے:

وہ جملے جن میں کسی بات، کام یا واقعے کی وجہ اور علت (cause/reason) بیان کی جائے انہیں سببی جملے کہتے ہیں۔
یعنی ایسا جملہ جس میں ہمیں معلوم ہو کہ کوئی کام کیوں ہوا یا کوئی حالت کس وجہ سے پیش آئی۔

اہم نکات:

- ان جملوں میں اکثر "کیونکہ"، "اس لئے کہ"، "اس وجہ سے"، وغیرہ الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔
- یہ جملے ہمیشہ کسی عمل یا حالت کی وضاحت کرتے ہیں۔

مثالیں:

- وہ اسکول نہیں گیا کیونکہ بارش ہو رہی تھی۔
- محمد کامیاب ہوا چونکہ اس نے محنت کی۔
- درخت لوٹ گیا اس لیے کہ آندھی تیز تھی۔

سبب کے جملے = وہ جملے جو کسی بات کی وجہ بتائیں۔

Studybeesofficial

CamScanner

تابع جملے:

وہ جملے جو اپنی معنی اور بقا کیلئے دوسرے جملے پر منحصر ہوں، انہیں تابع جملے کہا جاتا ہے۔

یعنی تابع جملہ اکیلے مکمل مفہوم نہیں دیتا بلکہ اصل جملے (جملۂ مستقل یا جملہ اصلی) کے ساتھ مل کر بات واضح کرتا ہے۔

پہچان:

تابع جملے میں اکثر ربط پیدا کرنے والے الفاظ آتے ہیں جیسے کہ، تاکہ، اگر، جب، کیونکہ، گو کہ، حالانکہ وغیرہ۔ یہ ہمیشہ کسی دوسرے جملے کے ماتحت ہوتے ہیں۔

مثالیں:

• میں اسکول نہیں گیا کیونکہ بارش ہو رہی تھی۔

پہلا حصہ = اصل جملہ

دوسرا حصہ = تابع جملہ (وجہ بیان کر رہا ہے)

تابع جملہ = وہ ہے جو اکیلا نہیں ہوتا بلکہ دوسرے جملے کے ساتھ مل کر مفہوم کو مکمل کرتا ہے۔

studybeesofficial

CamScanner

سبب کے جملے اور تابع جملے میں فرق

سبب کے جملے

* وہ جملے جن میں کسی بات یا واقعے کی وجہ یا علت بیان کی جائے۔

* کسی عمل یا حالت کی وجہ بتانا۔

* کیونکہ، چونکہ، اس لیے کہ، اس وجہ سے وغیرہ

* اکثر ایک حد تک مکمل مفہوم دیتے ہیں کیونکہ وجہ واضح ہو جاتی ہے

* وہ اسکول نہیں گیا کیونکہ بارش ہو رہی تھی

تابع جملے

* وہ جملے جو اپنے مفہوم کیلئے دوسرے جملے پر منحصر ہوں اور اکیلے مکمل معنی نہ دیں۔

* اصل جملے کے ساتھ مل کر بات کو مکمل کرنا

* کہ، تاکہ، اگر، جب، حالانکہ وغیرہ

* اکیلے مکمل مفہوم نہیں دیتے، ہمیشہ دوسرے جملے کے ساتھ ہوتے ہیں

* ہمیں محنت کرنی چاہیے تاکہ ہم کامیاب ہو سکیں۔

Studybeesofficial

CS CamScanner

تمیز:

تمیز وہ لفظ ہے جو جملے کے معنی کو واضح اور مکمل کرتا ہے۔ یعنی جب جملہ کچھ مبہم سا ہو اور کوئی چیز اس ابہام کو دور کرے، تو وہ لفظ تمیز کہلاتا ہے۔

عام طور پر کتنا؟ کس چیز کا؟ کیسا؟ جیسے سوالات کا جواب دیتا ہے۔

مثالیں:

علی ایک گلاس پانی پی گیا

پانی = تمیز (یہ واضح کرتا ہے کہ کس چیز کا گلاس)

متعلق فعل:

وہ الفاظ جو فعل کے ساتھ مل کر اس کی کیفیت، حالت، وقت، جگہ یا سبب کو ظاہر کریں، انہیں متعلق فعل کہا جاتا ہے۔ یعنی یہ بتاتے ہیں کہ کام کہاں، کب، کیوں یا کیسے ہوا۔

یہ زیادہ تر ظرف مکان (کہاں) ظرف زماں (کب) ظرف علت (کیوں) اور ظرف حالت (کیسے) ہوتے ہیں۔

مثالیں:

بچے باغ میں کھیل رہے ہیں

باغ میں = متعلق فعل (کہاں کھیل رہے ہیں)

studybeesofficial

CamScanner

• وہ صبح آیا:
صبح = متعلق فعل (کب آیا)

• میں محنت سے پڑھتی ہوں:
محنت سے = متعلق فعل (کیسے پڑھتی ہوں)

رموز اوقاف:

رموز اوقاف (punctuation mark) وہ علامت یا نشانیاں ہیں جو تحریر میں استعمال کی جاتی ہیں تاکہ جملوں کو صحیح طور پر سمجھا جا سکے۔ یہ عبارت میں وقفہ، ربط، سوال، حیرت، زور اور اختتام کو ظاہر کرتے ہیں۔
سادہ الفاظ میں، رموز اوقاف تحریر میں وہی کام کرتے ہیں جو گفتگو میں آواز کا اتار، چڑھاؤ اور سانس کرتے ہیں۔ اگر یہ نہ ہوں تو عبارت الجھی ہوئی اور بوجھل لگتی ہے۔

رموز اوقاف کی اقسام:

فل اسٹاپ: جملہ ختم کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔
مثال: احمد کتاب پڑھ رہا ہے۔

Studybeesofficial

CS CamScanner

کاما: (،) ہلکا وقفہ یا فہرست کے اجزاء کو الگ کرنے کیلئے

مثال: علی، بلال اور کامران کلاس میں آئے۔

سوالیہ نشان: (؟) سوالیہ جملے کے آخر میں

مثال: کیا تم نے کھانا کھایا؟

تعجبیہ یا ندائی نشان: (!) حیرت، خوشی یا زور کے اظہار کیلئے

مثال: کمال ہے! واہ!

کولن: (:) کسی بات کی وضاحت یا تفصیل بتانے کیلئے

مثال: ہمیں یہ چیزیں خریدنی ہیں: کتاب، قلم اور بستہ۔

سیمیکولن: (؛) لمبے جملوں یا قریبی ربط رکھنے والے حصوں کو الگ کرنے کیلئے۔

مثال: مجھے کتابیں پسند ہیں؛ لیکن میں زیادہ ناول پڑھتی ہوں۔

Studybeesofficial

CS CamScanner

ڈیش : (—) زور دینے یا جملے میں اچانک تبدیلی لانے کیلئے۔

مثال: وہ آیا — اور سب بدل گیا۔

قوسین : ( ) ضمنی یا وضاحتی بات لکھنے کے لیے

مثال: لاہور (پاکستان کا بڑا شہر) بہت خوبصورت ہے۔

الٹے کوما : (" ") یا (' ') براہِ راست کسی کے الفاظ یا عنوان کیلئے

مثال: استاد نے کہا، "محنت کرو"۔

کوشہ : [ ] خاص وضاحت یا حوالے کیلئے

مثال: یہ شعر [اقبال] کا ہے۔

رموز اوقاف تحریر کو رواں اور بامعنی بناتے ہیں۔ ان کے بغیر لکھا ہوا متن بے ترتیب اور مشکل فہم ہو جاتا ہے۔

Studybeesofficial

CS CamScanner